فرمایا ہمارے پیارے، ہمارے خیر خواہ، ہمیں کمروں سے پکڑ پکڑ کر جہنّم کی آگ میں گرنے سے بچانے والے، ہرطرح کی تکلیفیں اُٹھا اُٹھا کر ہم تک راہِ ہدایت پہنچانے والے، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے:

میری مثال اس شخص کی سی ہے جس نے آگ جلائی اور جب آس پاس کا ماحول آگ کی روشنی سے چمک اُٹھا، تو کیڑے پتنگے اس پر گرنے لگے اور وہ شخص پوری قوت سے ان کیڑے پتنگوں کو روک رہا ہے، لیکن پتنگے ہیں کہ اس کوشش کو ناکام بنائے دیتے ہیں اور آگ میں گھسے پڑ رہے ہیں۔ (اسی طرح) میں تمھیں کمر سے پکڑ پکڑ کر آگ سے روک رہا ہوں اور تم ہو کہ آگ میں گرے پڑ رہے ہو۔ (مشکوٰۃ)

دوسری حدیث میں ہے کہ جس نے اذان کا مکمل جواب دیا — موذن نے کہا: لا الٰہ الا اللّٰہ تو اس سننے والے نے بھی یہی کہا: لا الٰہ الا اللّٰہ اور اسی طرح اوّل تا آخر (حی علی الصلوٰۃ، حی علی الفلاح سن کر لا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ) تو اس کے لیے اللہ نے جنت لکھ دی۔

بظاہر جنت کا حصول بڑا آسان نظر آتا ہے لیکن یہ وہی پائے گا جس کے دل میں ایمان راسخ ہو، جو دین کے لیے جدوجہد میں مصروف رہے، جس کی زندگی اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت سے عبارت ہو۔ اذان سن کر آپ عقیدۂ توحید، عقیدۂ رسالت کا اقرار تازہ کرتے ہیں اور اس دین کو فلاح ونجات کا ذریعہ تسلیم کرتے ہیں۔

پھر ایسا کیوں ہے کہ ہم اذانیں سن کر بیٹھے رہتے ہیں، نماز بھی نہیں پڑھتے، مسجد نہیں جاتے، جاتے ہیں تو آخری وقت جاتے ہیں، تکبیرتحریمہ کے فوت ہونے کی پروا نہیں کرتے، رکعتیں ضائع کرتے ہیں۔

کبھی آپ نے سوچا: اذان توجہ سے، مکمل سنیں، جواب شعور کے ساتھ دیں، فوراً تیاری کریں، مسجد پہنچیں، نماز کامل استحضار کے ساتھ ادا کریں،

اللّٰہ تعالیٰ آپ کو جہنم کی آگ سے آزادی کیوں نہیں دے گا۔

دعوتی پیغام: اقبال چودھری، جبیل